مولانا مشتاق احمد (چنیوٹ)

پاکستان میں این جی اوز اور عیسائی مشنریاں
سرگرمیاں، منصوبے اور طریق کار

انسانی حقوق کے نعرہ کا پس منظر

عہد نبوت سے دیگر مذاہب کی طرح یہودیت اور اسلام کی کشمکش جاری ہے۔ آغاز اسلام میں مسلمانوں کو جو صعوبتیں پیش آئیں، ان میں آدھا حصہ یہود کا ہے۔ یہود کی ریشہ دوانیوں، سازشوں کے باعث ہی قرآن کریم نے انہیں اشد الناس عداوۃ للذین امنوا (المائدہ ۸۲) کا لقب دیا۔ اور اسی وجہ سے حضرت خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ نے مرض الوفات میں یہود کو جزیرہ عرب سے باہر نکالنے کی وصیت فرمائی۔ عبد اللہ بن ابی، عبد اللہ بن سبا، اس زمانہ میں فتنہ وفساد پھیلانے میں پیش پیش رہے۔ خلافت راشدہ کا دور گزرنے کے بعد بھی یہودی سازشوں میں کوئی کمی نہ آئی بلکہ وسیع وعمیق سازشیں ہونے لگیں اور صرف اسلام کے خلاف ہی نہیں بلکہ عیسائیت کے خلاف بھی منظم سازشیں کی گئیں۔ کلیسا کو تقسیم ہی نہیں، ختم بھی کر دیا۔ اب اس کا وجود برائے نام ہے۔ عیسائیت کو دہریت کے قریب تر لایا گیا۔ عیسائیت کو نظر انداز کرتے ہوئے اس وقت ہم صرف یہ بتائیں گے کہ یہودیت نے عالم اسلام کو کیا دیا۔

یہودیوں نے یورپ کی نشاۃ ثانیہ کے زمانہ میں عیسائیوں کی طرح عالم اسلام کو سیکولرائز کرنے کی سازش شروع کیں۔ ان کے اہداف چھ نکات تھے: ۱۔ حکومت و ریاست، ۲۔ قوانین، ۳۔ فوج، ۴۔ عدلیہ، ۵۔ تعلیم، ۶۔ ثقافت

لیکن آسانی اور تفہیم کی خاطر ہم کہتے ہیں کہ مندرجہ ذیل پہلوؤں پر وہ حملہ زن ہوئے۔

۱۔ ریاست کی اصولی حقیقت میں تبدیلی کرنا۔

۲۔ قانون اسلامی کا خاتمہ کر دینا۔

۳۔ قانون اسلامی کی جگہ سیکولر قوانین کو نافذ کرنا، سیکولر عدالتیں قائم کرنا۔

۴۔ فوج کی اصولیات، فلسفہ، ادب اور اعمال و تراکیب میں اسلامی بنیادوں کا خاتمہ کرنا۔

۵۔ مسلمان ممالک میں نظام تعلیم کو سیکولر بنیادوں پر استوار کرنا۔

۶۔ مسلمان ممالک میں ان کی اسلامی اور مادری زبان کو بے دخل کر کے سیکولرائزڈ مغربی زبان کو مسلط کرنا اور مسلم زبانوں کی ہیئت، رسم الخط تک کو بدل دینا۔

۷۔ نئے فیشن، نئے رسم و رواج کو رواج دینا اور اسلامی آداب کی تحقیر کرنا۔

۸۔ مسلمان ملکوں کی اسلامی اور علاقائی وحدت کو توڑنے کے لیے تہذیبی، لسانی اور علاقائی عصبیتوں کو جنم دینا۔

سیکولرائزیشن، یہود کا کوئی محبوب نظریہ نہیں جسے وہ دنیا میں رائج کرنے کے لیے کوشاں ہوں بلکہ وہ اپنے لیے سیکولرازم اور سیکولائزیشن پسند ہی نہیں کرتے۔ اپنے معاشرہ کو اس سے پاک رکھتے ہیں۔ وہ سیکولرائزیشن کو اس لیے پسند کرتے ہیں تاکہ دنیا کے دیگر معاشرے اور خصوصاً" ان کے دشمنوں کے معاشرے اس سمندر میں غرق ہو جائیں۔ سیکولرائزیشن کے مقاصد اصلی مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ مخالف ادیان کا خاتمہ، ۲۔ دین ربانی کو اس کے منبع اصلی سے منقطع کر دینا، ۳۔ مخالفین یہود کی قوتوں پر قبضہ، ۴۔ مخالفین کی قوتوں کا یہودی مقاصد کے لیے استعمال، ۵۔ مخالفین کے یہاں ربانی نظام کے بجائے شیطانی نظام قائم کرنا۔

یہودیوں نے سیکولرائزیشن کے پانچ طریقے دریافت کیے جن کی مدد سے وہ عالم اسلام پر حملہ آور ہیں۔ یہ طریقے ایسے ہیں کہ انہیں مسلمانوں کی مزاحمت، اور نقصانات کا اندیشہ بھی نہیں رہا۔

پہلا طریقہ: تقنین کی توجیہ کہ سیکولرائزیشن کو عالمی، قومی اور مقامی سطح پر قانون سازی کے ذریعہ جاری اور نافذ العمل کیا جائے۔ یہ قانون سازی جمہوری طریقہ سے بھی ہو سکتی ہے اور آمرانہ طریقہ سے بھی۔ الجزائر اور ترکی اس کی زندہ مثالیں ہیں۔

دوسرا طریقہ: ثقافت کی توجیہ ثقافت کے ذریعہ مسلمانوں کو سیکولرائزڈ کرنے کا طریقہ نہایت آسان، زود اثر، بے ضرر اور سستا ہے۔ اس طریقہ سے یہود نے فقید المثال کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ اس میں مندرجہ ذیل طریقے استعمال ہو رہے ہیں۔

(۱) بیوٹی پارلرز کا جگہ جگہ قیام (۲) کاسمیٹک کا طریقہ۔ ان دونوں کے لیے مندرجہ ذیل وسائل مستعمل ہیں: ۱۔ ریڈیو ۲۔ ٹی وی، وی سی آر ۳۔ اخبارات وجرائد ۴۔ کتب

۵۔ اشتہارات اور اس کی قسمیں مثلاً ہورڈنگ، اسٹیکر وغیرہ، ۶۔ تصویر سازی، مجسمہ سازی ۷۔ نغمے ۸۔ فلمیں

تیسرا طریقہ: غیر محدودیت کی توجیہ یہ ایک نہایت ہی جدید توجیہ ہے۔ اس سے مراد بعض چیزوں، تکنیکی قوتوں، جذبات اور اخلاقیات کا عالمی پیمانے پر استعمال کر کے سیکولرائزیشن کا عملی نفاذ کرنا ہے۔ اس توجیہ کے ذریعہ بھی غیر معمولی کامیابیوں کی طرف یہودیت نے پیش قدمی کی ہے۔ اس توجیہ کے کم از کم تین اہم شعبے درج ذیل ہیں

(۱) ذرائع استعمال اب اس طریقے کا استعمال اتنے وسیع و عمیق طریقے سے ہونا شروع ہوا ہے کہ یہ خود طاقت کے غلط استعمال اور طوائف الملوکی کے پھیلانے کا زبردست آلہ بن گیا ہے تاہم یہودیوں نے عالمی طور پر اس کو اپنے تمام دشمنوں اور بطور خاص عالم اسلام کو سیکولرائز کرنے کے لئے استعمال کرنے میں خاص کامیابی حاصل کی ہے۔

(۲) انسانی حقوق کے ذرائع انسانی حقوق کی حفاظت اور اس کی پامالی کو روکنے کے ذریعے وسیع پیمانے پر سیکولرائزیشن کے عمل کا یہ طریقہ نہایت موثر ثابت ہوا ہے، اس کے ذریعے ان مقامات تک رسائی ممکن ہو گئی ہے جہاں عام طور پر پہنچنا مشکل تھا۔ دنیا کی تقریباً تمام انسانی حقوق کی تحریکیں یہودیوں ہی کے ذریعہ چلائی جاتی ہیں۔ یہ طریقہ ہم خرما و ہم ثواب کے مصداق بھی ہے۔

(۳) ماحولی تحریکات کے ذرائع انسانی حقوق کی حفاظت اور اس کی پامالی کو روکنے کی طرح ماحول کی حفاظت اور اس کی پامالی کو روکنے کے نام پر یہودیوں نے سارے عالم میں سیکولرائزیشن کے عمل کو تیز کرنے کا ایک بہترین ذریعہ وضع کیا ہے۔

(۴) عمرانیات کی توجیہ اس توجیہ کے تحت ان تمام عوامل کے ذریعہ جن کا ذکر عالمی اور قومی سطح کے تمام عوامل کے ذیل میں کیا گیا ہے، سیکولرائزیشن کا ایک غیر معمولی اور دیو قامت پروگرام چلایا جا رہا ہے۔ اسے چار حصوں یا پہلوؤں میں دیکھا جا سکتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک حصہ بے حد وسیع الاطراف ہے جس کی مزید تشریح طوالت کا باعث ہوگی۔ یہ چاروں حصے یہ ہیں

۱۔ صنعت کاری کے ذریعہ سیکولرائزیشن (Through Industrialsation)

۲۔ شہر آبادی کاری کے ذریعہ سیکولرائزیشن (Through Unbanisation)

۳۔ تجارت کے ذریعہ سیکولرائزیشن (Through Commercialisation)

۴۔ استہلاکیت کے ذریعہ سیکولرائزیشن (Through Consumerism)

(۴) فحاشی کی توجیہ اس کے ذریعہ دنیا کے تمام علاقوں میں ہر عمر کی سطح پر اور سماج کے ہر حصہ میں سیکولرائزیشن کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ طریقہ بھی نہایت کامیاب ثابت ہو رہا ہے۔

(ملخص از "عالم اسلام کی اخلاقی صورت حال" مصنف اسرار عالم مطبوعہ نئی دہلی انڈیا)

این جی اوز کے بارے میں قابل غور چند نکات

۱۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ پاکستان میں سابقہ ادوار میں اور اب بھی علماء کرام اور دین پسند حضرات کے ساتھ بعض جاگیردارانہ' رسہ گیر اور حکمران ناروا سلوک روا رکھتے رہے ہیں۔ انہیں جیل میں قید تنہائی ملی' اہل وعیال کو ہراساں کیا گیا' اسمبلیوں سے باہر پھینکا گیا' انہیں جیل میں اعزہ واقارب سے ملنے کا حق لینے کے لیے بھوک ہڑتال کرنا پڑی۔ لیکن این جی اوز کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔ علماء کرام اور مذہبی کارکنوں کے انسانی حقوق کی پامالی این جی اوز کو نظر آئی' نہ آئے گی۔ انسانی حقوق کا یہ انوکھا تصور کہ مذہبی لوگوں کے انسانی حقوق ہوتے ہی نہیں' این جی اوز کو مبارک ہو۔

۲۔ این جی اوز نے بارہا بیرونی دنیا سے کروڑوں روپے کی گرانٹیں لیں لیکن وہ کہاں صرف ہوئیں؟ ان اقوام سے کتنی بیواؤں کی مالی اعانت کی گئی' کتنی یتیم بچیوں کی شادی کرائی گئی' کتنے غرباء کو جینے کی امنگ ملی؟ ان سوالات کا جواب ندارد۔ این جی اوز کو غیر ملکی امداد ملنے کا تازہ ترین ثبوت ملاحظہ فرمائیں کہ روزنامہ دن لاہور کے صفحہ ۳ پر (بتاریخ ۳ مارچ ۱۹۹۸ء) ایک سرخی ہے "جاپان پاکستانی این جی اوز کو سوا کروڑ روپے کی گرانٹ دے گا۔ جاپانی سفیر اور این جی اوز کے نمائندوں نے ۸ الگ الگ معاہدوں پر دستخط کر دیے۔ گرانٹ سے سوات' راولپنڈی' کراچی' خانیوال اور بہاولپور میں فلاحی کام کیے جائیں گے" اس کے علاوہ اللہ جانے آف دی ریکارڈ کیا کیا کچھ ہوتا ہے؟ کوئی کیا کہہ سکتا ہے؟

۳۔ کشمیر' بوسنیا' فلسطین میں ایک لمبے عرصہ سے انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیاں ہو رہی ہیں۔ بچوں کی برین واشنگ' نوجوانوں کا قتل عام' عورتوں کی عصمت دری کے واقعات شمار سے باہر ہیں۔ لیکن کسی این جی او نے صدائے احتجاج بلند نہیں کی' عالمی اداروں کو سانپ سونگھ گئے۔

۴۔ گدھے نے کہا تھا "انسان بڑی ڈھیٹ مخلوق ہے۔ دیکھتا ہے کہ میں ڈنڈے کھانے کے باوجود آگے نہیں چل رہا پھر بھی مجھے مارے جا رہا ہے" کچھ اسی طرح کا معاملہ این جی اوز

کا ہے۔ کہتے ہیں کہ ہم بارہا پاکستان میں قادیانیوں اور عیسائیوں کے مظلوم ہونے کی دہائی دے چکے ہیں۔ خود عیسائی' مرزائی بھی اپنے مظلوم ہونے کا رونا روتے ہیں لیکن یہ مولوی بڑے ڈھیٹ ہیں' مانتے ہی نہیں۔

۵۔ یورپ وامریکہ میں انسانی حقوق کی فراوانی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر کوئی آزاد ہے۔ بے حیائی' عریانی اور فحاشی عام ہے۔ خود غرضی اور نفسا نفسی کا دور دورہ ہے۔ اخلاقیات کا جنازہ اٹھ چکا ہے۔ خاندانی نظام پر بجلیاں گر چکی ہیں۔ ہیومن رائٹس کے نام پر یہی طوائف الملوکی عالم اسلام خصوصاً" پاکستان میں پھیلانے کا منصوبہ ہے۔ اس کو عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے لیکن بہت آہستہ آہستہ اور غیر محسوس انداز میں تاکہ عوامی مزاحمت نہ ہو سکے۔

۶۔ پاکستان میں کوئی غیر مسلم سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو توہین کر دے' کسی سلمان رشدی' سلیمہ نسرین کا پاکستانی ایڈیشن ظاہر ہو جائے اور وہ قانون کی گرفت میں آ جائے' شناختی کارڈز میں مذہب کے خانے کے اضافے کا مطالبہ کیا جائے تو مرزائیوں اور عیسائیوں کے ساتھ ساتھ این جی اوز کے ارباب بست وکشاد بھی شور مچاتے ہیں۔ کسی مجرم کو سزا دینا' دین اسلام کے کسی تقاضے کو پورا کرنا' انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار پاتا ہے۔ این جی اوز قائم کرنے والے بھی پاکستانی اور مسلمان کہلاتے ہیں' ان کا یہ دہرا معیار دال میں کالا کالا ہونے کی طرف صاف اشارہ کرتا ہے۔

پاکستان میں عیسائی مشنریوں کی سرگرمیاں

"کراچی' ۲ جنوری' (رپورٹ عارف الحق) امریکہ میں نئے سال کے آغاز سے بین الاقوامی سطح پر مختلف ممالک میں غیر عیسائی عوام کو عیسائی بنانے کی ایک ۵ سالہ مہم شروع کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے جس کو ایک ارب ڈالر کی مہم کا نام دیا گیا ہے۔ اس مہم کا منصوبہ "یہاں زندگی ہے" کے نام سے امریکہ میں حال ہی میں قائم شدہ ایک تنظیم نے بنایا ہے۔ اس کے بین الاقوامی چیئرمین مسٹر ولیین ای جاسن ہیں۔ انہوں نے یہ منصوبہ جنیوا سے ورلڈ کونسل آف چرچز کے نمائندوں کے سامنے پیش کیا ہے جو عیسائی مشنریوں کی اب تک کی تاریخ میں ایک مثالی حیثیت رکھتا ہے۔ ایک میسیکل پریس سروس کے مطابق اس مہم کے ذریعہ عیسائی مذہب کا پیغام اور عیسائی چرچز کی سرگرمیوں کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانا ہے۔ اس پروگرام پر کامیابی کے ساتھ عملدرآمد کے لیے تربیت یافتہ پادریوں کو جدید ترین تکنیک کے ساتھ کام کرنے کو کہا جائے گا۔ یہ پادری اور ہر ملک کے قومی چرچ دیگر عیسائی تنظیموں کے تعاون سے اس پروگرام کو عملی جامہ پہنائیں گے۔ یہ حکمت عملی اس قسم کی

ایک پہلے سے موجود عالمی عیسائی تنظیم "کیمپس کروسیڈ فار کرائسٹ انٹرنیشنل" کے طریقہ کار سے مماثلت رکھتی ہے جس کی شاخیں دنیا کے اکیس ممالک میں ہیں اور جس کے مستقل عملے کی تعداد چھ ہزار سے زیادہ ہے۔ ایک ارب ڈالر کی اس مہم کو شروع کرنے کے لیے ایک کروڑ ڈالر (۱۰ کروڑ پاکستانی) کی ضرورت ہوگی جس کا ایک تہائی امریکہ کے صنعت کاروں، مذہبی تنظیموں اور نجی طور پر عیسائی مخیر افراد کی جانب سے جمع کیا جا چکا ہے۔" (جنگ کراچی مورخہ ۳ جنوری ۱۹۷۹ء)

طریق کار

۱۔ **خط و کتابت سکول** مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لیے مسیحی تعلیم کے متعدد اسکول ملک کے مختلف حصوں میں قائم ہیں۔ ان سکولوں میں سکول اور گھر کے پتوں پر مسیحیت کی تعلیم کے لیے اسباق فراہم کیے جاتے ہیں، امتحان لیا جاتا ہے، امتحان کی تیاری کے لیے بائبل مفت فراہم کی جاتی ہے۔ ایک کلاس کی تعلیم مکمل ہونے پر خوبصورت سند دی جاتی ہے۔ اس طرح بچوں کو نفسیاتی طور پر متاثر کیا جاتا ہے اور ان کے ناپختہ ذہنوں میں عقیدہ تثلیث بٹھایا جاتا ہے۔

مالی امداد: غریب طبقہ کی مادی ضروریات پوری کرنے کے لیے ان کو مالی امداد دے کر مرتد بنا لیا جاتا ہے، چند سال پہلے بنگلہ دیش کی خبر شائع ہوئی تھی کہ وہاں ایک کروڑ کے لگ بھگ مسلمان عیسائی ہو چکے ہیں۔

مشن اسکول و کالج: یہاں صرف سرمایہ داروں کے بچے داخل کیے جاتے ہیں، ان کو دین اسلام سے برگشتہ کیا جاتا ہے تاکہ کل وہ کلیدی عہدوں پر فائز ہو کر مسلمانوں کے کام نہ آسکیں۔ کراچی کے ایک پادری نے جو ایک مشن سکول کے سربراہ تھے کہا تھا "جو مسلمان عیسائی نہیں ہو سکے وہ مسلمان بھی نہیں رہے۔" یعنی اگر کوئی عیسائی نہیں ہوا تب بھی اس کے عقائد اس درجہ شک و شبہ میں ڈال دیے ہیں کہ اب اس کے مسلمان ہونے میں بھی شک رہے گا اور یہ ہی بنیادی چیز ہے۔

عیسائی ریڈیو اسٹیشن کا قیام: سابقہ دور حکومت میں بے نظیر حکومت کی اجازت سے اسلام آباد میں ایک ریڈیو اسٹیشن قائم ہوا جس سے چوبیس گھنٹے عیسائیت کی تبلیغ ہوتی ہے۔ مسلمانوں کو گمراہ کیا جا رہا ہے۔

مخلوط تعلیم: مخلوط تعلیم اسی اسلام دشمنی کا ایک حصہ ہے جو انگریزی دور میں عیسائی مشنریز نے شروع کی تھی، اسلامی تہذیب و روایت کو جس قدر نقصان اس سے ہوا ہے

اس کا اندازہ کرنا ممکن نہیں۔ بھٹو حکومت نے تمام سکول نیشنلائز کر دیے لیکن افسوس کہ ان مشنری اداروں اور انگلش میڈیم سکولوں کو چھوڑ دیا جو کہ قوم میں زہر گھول رہے ہیں اور انہیں کوئی لگام دینے والا نہیں۔

مشن کے ہسپتال: ان ہسپتالوں میں تمام سٹاف عیسائی رکھا جاتا ہے' ہر صبح ہسپتال کے ہر وارڈ میں بھجن گا کر اور بائبل پڑھ کر دعا کی جاتی ہے۔ ہر مریض کو ذاتی توجہ دے کر کوشش کی جاتی ہے کہ وہ ہسپتال کے قیام میں بائبل اور دیگر مذہبی کتابیں مطالعہ کرے۔ ان کے علاوہ دستاویزی فلمیں جو پادری صاحبان اپنے پروجیکٹرز پر گاؤں اور دیہات میں بھی دکھاتے ہیں۔ تفریح و علم کے نام پر پہلے چند منٹ ملیریا کے انسداد یا تپ دق کے خلاف مہم کے طور پر کوئی فلم دکھا دی پھر اس کے کچھ دیر بعد تبلیغ تثلیث اور اپنے عقائد پر مبنی فلم شروع کر دی۔

غرض کوئی طریق کار باقی نہیں چھوڑا گیا۔ ہر صورت میں بنیاد' تبلیغ مسیحیت ہے۔

عیسائی مشنریاں جنہوں نے گزشتہ دو صدیوں میں برصغیر پاک و ہند میں تبلیغ کی۔

۱۔ پریس بائی ٹیرین

۲۔ دی ایسوسی ایٹ ریفارمڈ پریس بائی ٹیرین چرچ (اے آر پی)

۳۔ دی یسو کونسل چرچز

۴۔ دی پاکستان مشن آف انٹرنیشنل فارن مشنز ایسوسی ایشن

۵۔ دی پاکستان کرسچین فیلوشپ آف دی انٹرنیشنل کرسچین فیلوشپ سابقہ نام دی سیلون اینڈ انڈیا جنرل مشن

۶۔ دی ایونجیکل الائنز مشن (ٹی ای اے ایم) سابقہ نام اسکینڈ نیوین الائنز مشن

۷۔ دی انڈس کرسچین فیلوشپ

۸۔ دی بریدرن چرچز

۹۔ دی افغان بارڈر کروسیڈ (اے بی سی)

۱۰۔ ورلڈ وائیڈ ایونجلا نیزیشن کروسیڈ

۱۱۔ دی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ

۱۲۔ دی بپٹسٹ بائبل فیلوشپ

۱۳۔ دی چرچ آف کرائسٹ

۱۴۔ دی بائبل اینڈ میڈیکل مشنری فیلوشپ

۱۵۔ دی ریفارمڈ چرچز ان نیدر لینڈس

۱۶۔ دی یونائیٹڈ فیلوشپ فار کرسچین سروس ۱۷۔ دی فیلو شپ آف ایونجیکل بیپٹسٹ چرچز ان کنیڈا

۱۸۔ دی کرسچین لٹریچر کروسیڈ

۱۹۔ دی چائلڈ ایونجیلزم کروسیڈ فار کرائسٹ انٹرنیشنل

۲۰۔ دی مینو نائٹ سنٹرل کمیٹی

۲۱۔ دی کھیردار مشن آف ڈنمارک

۲۲۔ سالویشن آرمی

۲۳۔ یہوواہ و ٹنس

ان تنظیموں میں سے بیشتر تنظیمیں اب بھی قائم اور اپنے مشنوں پر رواں دواں ہیں بلکہ کافی ترقی کر چکی ہیں۔

پاکستان میں عیسائی آبادی

۱۹۵۱ء کی مردم شماری: کل آبادی مغربی پاکستان = تین کروڑ دس لاکھ ساٹھ ہزار سات سو نواسی (۳۱۰۶۰۷۸۹)

عیسائی آبادی: چار لاکھ بتیس ہزار سات سو چھ (۴۳۲۷۰۶)

۱۹۶۱ء کی مردم شماری: کل آبادی مغربی پاکستان: تین کروڑ چورانوے لاکھ بیالیس ہزار چار سو انتالیس (۳۹۴۴۴۳۹)

عیسائی آبادی: پانچ لاکھ تراسی ہزار آٹھ سو چوراسی (۵۸۳۸۸۴)

کل آبادی میں اضافہ: ۲۷ فی صد

عیسائی آبادی میں اضافہ: ۳۵ فیصد

(بحوالہ رسائل: پاکستان اور صلیبی جنگ' پاکستان میں عیسائیت کا فروغ مطبوعہ صدیقی ٹرسٹ کراچی)

عیسائی عالم اسلام کے ساتھ جدید ترین انداز میں صلیبی جنگ لڑ رہے ہیں۔ یہ سلطان صلاح الدین ایوبی کے ہاتھوں اپنی عبرتناک شکست کا انتقام مسلمانوں سے لے رہے ہیں۔ مغربی دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کے متعلق بے پناہ غلط فہمیاں پیدا کی گئی ہیں۔ اقتصادی لحاظ سے مسلمانوں کا گھیراؤ بلکہ تباہی' دفاعی لحاظ سے مسلمانوں کو کمزور کرنا' مسلمانوں کو ہپناٹزم کا شکار کرنا کہ وہ خود ہی دین اسلام کا مذاق اڑانے لگیں۔ مسلم خطوں پر اپنا قبضہ جمانا۔ یہ یہود

و نصاریٰ کی سرگرمیاں مشترکہ منصوبے ہیں۔ ماڈرن ازم' سیکولرائزیشن کے شکار حضرات ممکن ہے کہ ان معروضات کو مولویوں کی گپ قرار دیں لیکن یہ تلخ حقائق ہیں' انہیں مفروضے کہہ کر نظر انداز کرنا سنگین غلطی ہوگی۔ دشمن کو دیکھ کر آنکھیں بند کر لینے سے دشمن ختم نہیں ہو جاتا۔ اس صورت حال کا ازالہ' این جی اوز اور عیسائی مشنریوں کی سرگرمیوں کا نوٹس کون لے گا؟ کسی عام وخاص کو فرصت ہی نہیں ہے۔

حضرت مولانا صوفی عبد الحمید صاحب سواتی

کے درسی افادات پر مشتمل

علم حدیث کا عظیم ذخیرہ

سنن ابن ماجہ
(مع اردو ترجمہ وشرح)
صفحات: ۸۸۰
قیمت: ۲۳۵ روپے

شمائل ترمذی (جلد اول)
(مع اردو ترجمہ وشرح)
صفحات: ۵۰۸
قیمت: ۱۳۰ روپے

ناشر: مکتبہ دروس القرآن' محلہ فاروق گنج' گوجرانوالہ